اورینٹل کالج میگزین

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۸ء

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری

جلد: ۹۳

شمارہ: ۴

شمارہ مسلسل

۳۵۰

۲۰۱۸ء/۱۴۴۰ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مندرجات

اداریہ	مدیر اعلیٰ	05
1- اُردو غزل پر پنجابی تہذیب کے اثرات	صائمہ علی	07
2- حکیم عمر خیام: تعارفی مطالعہ	امجد جاوید	15
3- گردشِ رنگِ چمن اور امراۃ عند نقطۃ الصفر میں فکری مماثلتیں	رحمت علی شاد/ احمد نعیم چشتی	23
4- میرزا ادیب کے ڈراموں میں آزادی کی تحریکیں	عبدالرحیم عبدالغنی محمد/ اسامہ محمد شلبی	35
5- ممتاز مفتی کے افسانوں میں تعلیمی شعور کا اظہار	محمد ظفر اقبال	63
6- غلام حسین ذوالفقار کے وحید قریشی کو لکھے گئے خطوط کا خصوصی مطالعہ	تنویر غلام حسین	77
7- بلوچستان میں فروغِ اردو کے حوالے سے انعام الحق کوثر کی خدمات	افشاں خانم	101
8- ''موجِ سوم'' تبدیلی کا استعارہ	آسیہ نازلی	119
9- غالب کی ترجمانی اور صوفی اے۔ کیو۔ نیاز	محمد قاسم	135
10- اردو کے فروغ اور اشاعت میں سائبر ٹیکنالوجی کے استعمال و امکانات	سعید احمد	145

اداریہ

اورینٹل کالج میگزین ۔۲۰۱۸ء کا چوتھا شمارہ (جلد۹۳،شمارہ۴، بابت اکتوبر تا دسمبر) پیشِ خدمت ہے۔اس شمارے میں کل دس مقالے شامل ہیں۔

اردو زبان کو جو اپنائیت اور مقبولیت خطۂ پنجاب میں نصیب ہوئی شاید ہی برعظیم پاک وہند کے کسی اور خطے میں ہوئی ہو،جس کا ثبوت یہاں کے ادیبوں اور شاعروں کا اس زبان کو ذریعۂ اظہار بنانا اور اردو ادب میں قابل قدر اضافہ کرنا ہے۔مقامی ثقافت اور زبان کا کسی شاعر کے کلام میں راہ پا جانا عام بات ہے۔چنانچہ پنجاب کی تہذیب وثقافت کے اثرات اردو شاعری بالخصوص غزل میں ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔مجلّے کا پہلا مقالہ اسی اثر پذیری کو سامنے لاتا ہے جسے صائمہ علی نے سپردِ قلم کیا ہے۔عمر خیام کی دلچسپی کا میدان بنیادی طور پر سائنسی مضامین مثلاً ریاضی،فلکیات،فلسفہ،علم نجوم تھے مگر اس نے شعر بھی کہے۔اس کی فارسی شاعری بالخصوص رباعیات کو اتنی مقبولیت ملی کہ رباعیات ہی اس کی شناخت کا حوالہ بن گئیں۔خیام کے احوال عام دستیاب نہیں ہیں۔امجد جاوید نے اپنے مقالے بعنوان حکیم عمر خیام: تعارفی مطالعہ میں ایران کے اس نابغہ روزگار کے شعری پہلو کو موضوع بنایا ہے۔مجلّے کا اگلا مقالہ گردشِ رنگِ چمن اور امراہ عند نقطۃ الصفر میں فکری مماثلتیں ہے جو رحمت علی شاد اور احمد نعیم چشتی کی مشترکہ کاوش ہے۔مقالے میں اردو کی عظیم ادیبہ قرۃالعین حیدر اور عالم عرب کی معروف ادیبہ نوال السعداوی کے مابین فکری مماثلتوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔

میرزا ادیب اردو ڈراما نگاری کا ایک معتبر نام ہے۔ان کے لکھے ڈراموں کو بہت شہرت ملی۔ انھوں نے آزادی کی تحریکوں بالخصوص عالم اسلام کی آزادی کی تحریکوں میں خواتین کے کردار کو بھی ڈراموں کا موضوع بنایا ہے۔اس حوالے سے ان کے دو ڈرامے 'فاطمہ برناوی' اور 'جمیلہ' خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔ ان میں پہلا ڈراما فلسطین اور دوسرا ڈراما الجزائر کے تناظر میں ہے۔دو عربی ملکوں کی آزادی پر اردو میں لکھے ڈراموں کو مصر کے دو اساتذہ عبدالرحیم عبدالغنی محمد اور اسامہ محمد شلبی نے موضوعِ تحقیق بنایا ہے۔ممتاز مفتی کا شمار اردو کے اہم فکشن نگار کے طور پر ہوتا ہے۔ناول کے ساتھ ساتھ انھوں نے افسانے بھی لکھے۔ان کے افسانے متنوع سماجی موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ان کے افسانوں کا ایک موضوع تعلیم اور اس سے

جڑے مظاہر و مسائل بھی ہیں۔محمد ظفر اقبال نے ممتاز مفتی کے افسانوں میں تعلیمی شعور کے حوالے سے دادِ تحقیق دی ہے۔

غلام حسین ذوالفقار اور وحید قریشی اردو کے دو نمایاں استاد، محقق اور ادیب ہیں۔ذوالفقار صاحب کو ترکی میں اردو کے فروغ کا موقع ملا۔ان کی کوششوں سے وہاں اردو کا باقاعدہ شعبہ قائم ہوا۔قیام ترکی کے دوران وہ اپنے احباب سے مکاتبت کے ذریعے برابر رابطے میں رہے۔وحید قریشی ان کے پنجاب یونیورسٹی میں رفیق کار تھے، جن سے ان کے خصوصی تعلقات تھے۔ چنانچہ انھوں نے وحید قریشی سے بھی خط کتابت کا سلسلہ جاری رکھا۔تنویر غلام حسین کے مقالے میں غلام حسین ذوالفقار کے وحید قریشی کے نام لکھے گئے مکاتیب کے متن کو ضروری حواشی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔بلوچستان میں اردو کے فروغ و ترویج میں بلاشبہ انعام الحق کوثر کا نام سرفہرست ہے۔افشاں خانم نے کوثر صاحب کی علمی و ادبی خدمات بالخصوص بلوچستان میں فروغ اردو کے حوالے سے ان کی مساعی پر مقالہ لکھا ہے۔آسیہ نازلی نے امریکی ماہر مستقبلیات ٹوفلر کی مستقبل کے حوالے سے پیش گوئیوں کا جائزہ اس کی معروف کتاب 'موج سوم' کے تناظر میں لیا ہے۔

صوفی اے کیو نیاز نے مرزا غالب کے منتخب کلام کو انگریزی کے قالب میں پیش کیا۔اس کوشش میں کہیں وہ کامیاب رہے اور کہیں اصل مدعا تک ان کی رسائی نہیں ہوسکی۔یوں وہ کلام غالب کی ترجمانی کا حق ادا نہ کرسکے۔محمد قاسم نے اپنے مقالے میں صوفی نیاز کی کاوش کا تجزیاتی مطالعہ کیا ہے۔کمپیوٹر اور بالخصوص انٹرنیٹ کی مقبولیت نے علم و ادب کے فروغ میں بالعموم اور اردو زبان و ادب کے لیے بالخصوص جہاں بہت سے نئے امکانات کو جنم دیا ہے وہیں کچھ مسائل ایسے بھی سامنے آئے ہیں جو ماہرینِ زبان اور آئی ٹی ماہرین کی فوری توجہ چاہتے ہیں۔مجلّے کا آخری مقالہ اسی نقطے کے حوالے سے ہے جسے سعید احمد نے لکھا ہے۔

ہم اورینٹل کالج میگزین کے اس تازہ شمارے کے مشمولات کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے آپ کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں۔

محمد فخر الحق نوری

(مدیرِ اعلیٰ)